بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بخش جار اللہ ، مدیر

نظرات

یہ ہمارے مجلہ کا دوسرا شمارہ ہے ، ہم اللہ رب العزۃ کے حضور نہایت عجز و انکسار سے فریضہٴ شکر بجا لاتے ہیں کہ اس نے ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم قارئین کی خدمت میں اپنی یہ کوشش پیش کر سکیں ۔ ہمیں اعتراف کرنے میں قطعاً باک نہیں کہ اس مجلہ میں بھی سابقہ سال کے جلسہٴ جشن آئین کی کاروائی اور اس موقعہ پر پڑھے جانے والے مقالات شائع کیے گئے ہیں ۔ آئین کی خوشی ، اس کا موقعہ اور افادیت ایسی بات نہیں کہ ایک سال کی مختصر سی مدت اس کی اشاعت سے عناں گیر ہو سکے ۔ یہ خوشی ایک ایسی خوشی ہے جس پر ہمیشہ فخر محسوس کیا جائے گا ۔ ۱۱ اپریل کی ہر صبح پاکستان کے عوام کے لیے جوش و خروش اور مسرت و انبساط کا پیغام لائے گی ۔ اور ہمارے وزیر اعظم بھٹو کی صدا پھر گونجے گی ۔ 'پاکستان کا مستقل آئین جمہوری ، وفاق اور اسلامی خصوصیات کا حامل ہے ۔ اہل پاکستان نے آئین کے لیے طویل جد و جہد کی آج کا دن اس جد و جہد کی تکمیل کا دن ہے ۔

آئین سازی کی تاریخ کے پیش نظر اس مستقل آئین کو وزیر اعظم بھٹو کا ایک تاریخی کارنامہ تسلیم کرنا ہوگا ۔ کیونکہ پہلی تمام حکومتیں اس مسئلے کو برابر ٹالتی رہی تھیں ۔ جس کے سبب کوئی ایسا آئین ساز ادارہ معرض وجودہ میں نہ آ سکا جو عوام کی صحیح ترجمانی کر سکتا ۔ اور نہ ہی کسی نے ہمارے عوام کے مزاج کے مطابق آئین کے بنیادی امور تلاش

کرنے کی کوشش کی ۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ آئینی مسودہ مرتب کرنے کے لیے آئین کے اصول اور دائرۂ کار کو جمہوری روایات کی روشنی میں متعین کیا گیا ۔ اور ہمیں عوام کے منتخب نمائندوں کا متفقہ آئین نصیب ہوا ۔ ۱۹۷۴ کے سال نے اسلامی سربراہی کانفرنس کے قیام کے بعد وزیر اعظم بھٹو کو بین الاسلامی برادری میں ایک بطلِ جلیل اور ہیرو کا مقام دیا ہے ، تو ۱۹۷۳ء کے سال نے آئین کے سبب موصوف کو قومی تاریخ میں ایک قومی ہیرو کا خطاب دیا تھا ۔

☆ ☆ ☆

اس مجلہ کے محتویات میں نظرات کے بعد جلسۂ جشنِ آئین کی روداد ہے جس میں جلسہ کے پروگرام کی تفصیل کے علاوہ جناب ڈاکٹر سلیم خان فارانی اور جناب ملک احمد خان صاحب ، کمشنر بہاولپور کے ارشادات گرامی کا اجمالی خاکہ بھی پیش کیا گیا ہے ۔ روداد کے بعد ڈاکٹر فارانی صاحب کی نظم 'دستورِ پاک' ہے ، جو کلام کی پختگی اور بندش کی ندرت کے علاوہ دینِ اسلام اور وطنِ عزیز سے ان کی بے پناہ محبت و عقیدت کی غماز ہے ۔ پروفیسر چراغ عالم کی نظم 'آئینِ ارضِ پاک' اس پر مسرت موقعہ پر چمن آرائی اور اہتمام بہاراں سے کچھ کم نہیں ۔ محاضرات میں پہلا مضمون ہمارے شیخ التاریخ صاحبزادہ عبدالرسول کے قلم سے ہے ۔ آپ نے قیامِ پاکستان سے ۱۹۷۳ع کے آئین تک ، آئین سازی کی مختصر مگر نہایت جامع تاریخ پیش کی ہے ۔ آپ کے مضمون سے یہ تاثر ملتا ہے کہ یوں تو دنیا میں سینکڑوں آئین بنے اور ہر آئین اپنے اندر کچھ نہ کچھ تاریخ رکھتا ہی ہے ۔ مگر ہماری آئین سازی کچھ عجیب بھی ہے اور افسوس ناک بھی ۔ ہر بار کوشش کی گئی اور بد قسمتی دیکھیے کہ کمند اس وقت ٹوٹ ٹوٹ جاتی رہی :

دو چار ہاتھ جب کہ لبِ بام رہ گیا

بلکہ بعض موقعوں پر تو لبِ بام تک رسائی بھی نصیب ہو گئی مگر پھر بھی ثابت قدم نہ رہ سکے اور لڑھک کر نیچے گر گئے ۔ تاہم خدا خدا

کر کے ہم نے اپنے قائدِ عوام ، عظیم رہنما ، صدر بھٹو کی مخلصانہ مساعی کے نتیجے میں آئین پا لیا ہے - اگرچہ اس راہ میں ہمیں بہت کچھ سہنا پڑا جو اس کا مصداق ہے کہ :

غبارِ راہ گشتم ، سرمہ گشتم ، طوطیا گشتم
بچندین راہ گشتم تا بچشمت آشنا گشتم

اب بھی بہت سے بدخواہ در پردہ ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں - خدا کرے ان کو کبھی کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہو -

ہماری دعا ہے آئین کے نفاذ کی راہ جلد ہموار ہو جائے تا کہ ہم عظیم تر پاکستان کی تعمیر میں کامیابی سے ہمکنار ہوں ، آمین !

'ایک مثالی آئین کی خصوصیات' ، کے عنوان کے تحت ، آئین کی مثالی خصوصیات ، پاکستان کے مستقل آئین کے حوالہ سے زیرِ بحث لائی گئی ہیں -

متفرق مقالات میں پہلا مقالہ فاضل استاذ حضرت مولانا لطافت الرحمن کا ہے ، جو اپنی ترکیب میں ایک سوال بھی ہے - جس کا جواب انھوں نے اپنے مضمون میں دینے کی کوشش کی ہے -

فاضل مصنف کے مضمون سے یہ تاثر ملتا ہے کہ قرآن کریم اپنے اندر الفاظ و تراکیب کا ایک ایسا حسن ، قرأت اور صوت کی ایک ایسی حلاوت ، معنی اور مفہوم کی ایسی وسعتیں لیے ہوئے ہے جن کے سامنے آنے والا انسان اپنے آپ سے بالکل بے خود ہو کر اسی میں محو ہو جاتا ہے - اس کے بے پناہ سمندر کے سامنے وہ اپنے آپ کو ایک بےحقیقت قطرے سے بھی کم تر سمجھنے لگتا ہے - جو موجود ہونے کے باوجود اپنے آپ کو موجود نہیں پاتا - وہ اپنے آپ کو ایسے محسوس کرنے لگا ہے جیسے رائی کا دانہ جو بلند و بالا پہاڑ کے دامن میں اس کی بلندیوں کا احساس کر کے اپنے آپ سے شرمندہ ہے - اس کی بلندیوں اور وسعتوں کا جائزہ لینے والا زبان حال سے کچھ اس طرح بول اٹھتا ہے :

تو دستِ کوتہ من بین و آستینِ دراز

تاہم یہ ایک خوشی کی بات ہے کہ مولانا صاحب نے ایک ایسے آفتابِ عالم تاب کی تنویرات سے ہمیں مستنیر کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو نہ چھپتا ہے اور نہ ہی غروب ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ ہمیشہ انسانیت کے دماغوں کے افق پر تاباں اور فروزاں رہنے کے لیے طلوع ہوا۔ جس کے طلوع ہونے سے کفر اور گمراہی کی ظلمتوں کو جہاں میں کہیں ٹھکانہ نہ مل سکا۔

'منصبِ نبوت کا انکار' : یہ مقالہ ہمارے نائب شیخ الحدیث ، مولانا محمد عبدالرشید نعمانی کا ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے یہ ثابت کیا ہے کہ حدیث نبوی (علی صاحبہا الصلوات و التسلیمات) کی آئینی حیثیت کا انکار دوسرے الفاظ میں منصبِ نبوت کا انکار ہے۔ آخر میں ''عظمتِ قرآن کے چند بلاغی پہلو'' کے عنوان سے بلاغتِ قرآن پر ایک مختصر سا مضمون ہے۔ مضمون کے تین حصے ہیں۔

(الف) اسلام کے ظہور سے کچھ پہلے عربی زبان اور شاعری کا اچانک ارتقاء اور اس کا قرآنی فصاحت و بلاغت سے تعلق ؛

(ب) قرآن کے بلاغی پہلو اجاگر کرنے کے لیے عرب اور غیر عرب علماء کی کوششیں ؛

(ج) بلاغتِ قرآن کے چند وجدانی پہلو ؛

یہ مقالہ ۱۴ دسمبر ۱۹۷۳ء کو پہلی سالانہ قرآنی کانفرنس کے پہلے اجلاس میں پڑھا گیا تھا۔ یہ کانفرنس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی۔ تدبرِ قرآن اور فہم قرآن کو عام کرنے کے سلسلے میں اس انجمن کے رکن رکین ڈاکٹر اسرار احمد اور ان کے رفقاء قابل مبارک باد ہیں۔ (اللہم زد فزد)

اقتباسات کے تحت آئین کے متعلق عظماء کے فرمودات و ارشادات درج ہیں۔ متفرقات میں جامعہ کے کتب خانہ کی حسب سابق فہرست ہے۔

☆ ☆ ☆

جلسۂ جشن آئین

تاریخ : ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء

وقت : ۹ بجے صبح

مقام : ہال جامعہ اسلامیہ ، بہاولپور

☆

● روداد

10